رات کی شاعروں سے شکایت

شب کی تنہائی میں قریب آ کر
اِک دفع رات نے کہا مجھ سے

بات کچھ خاص تو نہیں سائیں
بس مِرا اِک سوال ہے تم سے

میری عادت میں گفتگو کم ہے
میں سراسیمگی میں رہتی ہوں

صبر پایا ہے میں نے ورثے میں
جو گزرتی ہے دل پہ سہتی ہوں

میری فطرت میں گفتگو کم ہے
شور و غوغا نہیں مچاتی ہوں

تم کو دیتی ہوں چین کے لمحے
دن کے ہنگامے سے بچاتی ہوں

Faqeer Sein

میرے ہونے کا فائدہ دیکھو
میرے آنچل میں شہر سوتا ہے

صبح اٹھتا ہے تازہ دم لیکن
میرے ہونے سے ایسا ہوتا ہے

میرے دم سے ہے پھول پر شبنم
پھول ہی سے چمن سنورتا ہے

آسماں پر ہیں میرے شیدائی
چاند میرا طواف کرتا ہے

کہکشائیں مِرے لئے روشن
ہر ستارہ ہی مجھ پہ مرتا ہے

میری ہر سمت چاہنے والے
پر یہ شاعر نہیں سمجھتے ہیں

دے کے الزامِ تیرگی مجھکو
دن کی تعریف کرتے رہتے ہیں

Faqeer Sein

مجھ کو ہجراں سے منسلک کر کے
دن کو وجہِ وصال کہتے ہیں

مجھ پہ الزامِ کج نمائی ہے
دن کو حسن و جمال کہتے ہیں

مجھ کو دیکر زوال سے تشبیہ
دن کو بام و کمال کہتے ہیں

مجھ سے نالاں ہیں اسقدر کیونکر
جرم کیا ہے مِری خطا کیا ہے

جھول ہے یا کوئی کمی مجھ میں
ایسے برتاؤ کی وجہ کیا ہے

شاعروں کی مخاصمت مجھ سے
سائیں بولو تو معاملہ کیا ہے

تم بھی شاعر بنے تو پھرتے ہو
یہ تو بتلاؤ ماجرا کیا ہے

Faqeer Sein

رات کی گفتگو انوکھی تھی
بات دلچسپ سی لگی مجھ کو

ایک دستک درِ تجسس پر
سوچ میں محو کر گئی مجھ کو

میں نے پہلے تو ایک آہ بھری
اپنے دل میں ذرا حساب کیا

دونوں جانب کے زاویے دیکھے
اور حاصل جمع جواب کیا

اپنی خاطر کو مجتمع کر کے
خشک ہوتے گلے کو صاف کیا

نا تو شب کے گِلوں کو جھٹلایا
نا ہی باتوں سے انحراف کیا

اپنی گستاخیوں کو اپنایا
لغزشوں کا بھی اعتراف کیا

Faqeer Sein

اُس سے مَیں نے کہا کہ محترمہ
یوں پریشان مت رہا کیجے

بوجھ لیجے نہ اسقدر دل پر
وسطِ ہیجان مت رہا کیجے

الغرض یہ کہ ایسی باتوں سے
اتنی حیران مت رہا کیجے

میری باتوں میں نا تو شکر ہے
نا کوئی مرچ نا مصالحہ ہے

شخصیت اصلیت کا پیمانہ
آپ کی شخصیت تو اعلیٰ ہے

جگ کے دستور سے نہ گھبرائیں
جگ کا دستور ہی نرالا ہے

پھر یہ قسمت کی ہے ستم سازی
آپ کا رنگ تھوڑا کالا ہے

Faqeer Sein

یہ کہانی ہے صرف رنگت کی
گوری رنگت کا بول بالا ہے

دورِ حاضر کا المیہ یہ ہے
کامیابی ہے شور کرنے میں

اور پھر آپ کی یہ درویشی
مطمئن ہیں خموش رہنے میں

ورنہ ایسی بھی کوئی بات نہیں
بات شاعر فضول کرتے ہیں

اِنکے شکوے گلے ہیں مصنوعی
دل میں رُتبہ قبول کرتے ہیں

شب کی نیندوں کے بیچ میں اکثر
اِنکو جنت کے باغ دِکھتے ہیں

اپنے اشعار کو بھی یہ حضرت
شب کی تنہائیوں میں لکھتے ہیں

Faqeer Sein

وصل کے خاص پل اِنکو
آپ ہی کی مدد سے ملتے ہیں

کام کاجوں سے جب بھی تھک جائیں
آپ کا انتظار ہوتا ہے

دن سے چاہے یقین اُٹھ جائے
آپ پر اعتبار ہوتا ہے

مُنہ زبانی یہ کچھ بھی کہتے ہوں
لیکن اندر سے پیار ہوتا ہے

میری اتنی فقط گزارش ہے
رات جی فکر مت کیا کیجے

آپ میں خوبیاں ہزاروں ہیں
اسلئے مطمئن رہا کیجے

کوئی شاعر اگر بُرا کہہ دے
آپ بس مسکرا دیا کیجے

Faqeer Sein

جب بھی تعریف ہو خوشی کیجے
نکتہ چینی سے مت ڈرا کیجے

رات بولی کہ شکریہ سائیں
شکریہ حوصلہ بڑھانے کا

میری باتوں کو غور سے سننے
اپنی باتیں مجھے سنانے کا

میری جانب سے آپ سب کو بھی
شکریہ بزم میں بلانے کا

مہربانی کہ آپ نے مجھ کو
حق دیا داستاں سنانے کا

گوری رنگت کا بول بالا ہے
بس یہ دستور ہے زمانے کا

رنگ سارے ہیں محترم سائیں
یہ سبق ہے مِرے فسانے کا

Faqeer Sein